بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (حج ع۸)

(اے ایمان والو) اللہ تعالیٰ نے اس قرآن مجید سے پہلے بھی اور اس قرآن مجید میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔

ایمان والوں کا نام رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم فرمایا۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ہ

(آل عمران ۱۰۲-۱۰۳)

اور (اے ایمان والو) تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ (یعنی ہر وقت مسلم رہو معلوم نہیں موت کب آجائے) اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (یعنی قرآن و سنت) کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔

محمد بخاری کتاب بدأ الخلق وروی مسلم نحوہ فی کتاب العلم

اختلاف نہ کیا کرو کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اختلاف کیا تو وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کیا تو ان سے فرمایا تھا۔

تَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الجہاد) | اتفاق رکھنا، اختلاف نہ کرنا۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اختلاف رحمت ہے سوچنے کی بات ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خود اللہ تعالیٰ اختلاف سے منع کیوں کرتے یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہے تو اتفاق جو اس کی ضد ہے وہ کیا ہوگا۔ کیا اتفاق اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ بالبداہت باطل ہے۔ الغرض اختلاف کی وجہ سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے اور جب تک فرقہ بندی ختم نہ ہو فلاح و کامرانی کی امید لایعنی ہے۔

اٹھیے اور فرقہ بندی ختم کرنے کے لئے جماعت المسلمین کے ساتھ مل کر جدوجہد کیجیے۔ فرقہ بندی کے خاتمہ کے لئے اپنے آپ کو صرف مسلم کہلوائیے اور دوسروں کو بھی فرقہ وارانہ نام چھوڑ کر صرف مسلم کہلوانے کی دعوت دیجیے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ مسلم بنو اور فرقے فرقے نہ بنو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ | جو لوگ تم سے پہلے گذرے ہیں تم

شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ

ضرور ان کے قدم بقدم چلو گے حتیٰ کہ اگر وہ کسی ضب کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے (یعنی تم بھی ضب کے بل میں داخل ہو جاؤ گے)

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟

اے اللہ کے رسول، (کیا اگلے لوگوں سے مراد) یہود و نصاریٰ ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَمَنْ؟

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

تو (اور) کون (ہو سکتا ہے)؟

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ یہ امت یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَا اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِى النَّارِ وَوَاحِدٌ فِى الْجَنَّةِ وَهِىَ الْجَمَاعَةُ

(ابوداؤد کتاب السنۃ باب شرح السنۃ ۲/۲۸۳ و سندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۶۱)

خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ ۷۲، فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ ملت ۷۳، حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ۷۲، حصے دوزخ میں (جائینگے) اور ایک حصہ جنت میں

جائے گا اور وہ (جنت میں جانے والا
ایک حصہ) جماعت ہوگی.

اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ یہ امت بھی فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی جس طرح اہل کتاب فرقوں میں تقسیم ہوکر تباہ و برباد ہوگئے تھے وہی حال اس امت کا بھی ہوگا۔ موجودہ دور اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ یہ امت بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہوچکی ہے اور فرقہ بندی کی وجہ سے تباہی و بربادی کی طرف جارہی ہے۔ فرقہ بندی کے دور میں تباہی و بربادی سے بچنے والا جو ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حصے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کا نام دیا۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ جماعت کس نام کی ہوگی؟ الحمدللہ اس کا جواب بھی موجود ہے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر و شر اور فرقہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب یہ امت مختلف فرقوں میں تقسیم ہوجائے اور ہر ایک فرقہ حق کی دعویٰ کرے اور اپنی طرف بلائے ایسے دور میں تمہیں یہ سمجھنا مشکل ہوجائے کہ حق کس کے پاس ہے۔ اس نازک فرقہ بندی کے دور میں اپنے آپ کو فرقہ بندی سے بچانے اور حق قبول کرنے کے لئے یہ کرنا کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ   جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امام سے چمٹ جانا۔

اسی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔

فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟	اگر نہ جماعت المسلمین ہو اور نہ جماعت المسلمین کا امام (تو کیا کروں)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری کتاب الفتن و صحیح مسلم کتاب الامارۃ)	ایسی صورت میں (بھی تم) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنتی جماعت کا نام جماعت المسلمین ہوگا اس نام کے علاوہ باقی سب فرقے ہوں گے ان پر جماعت المسلمین کا اطلاق نہیں ہوگا اور نہ وہ فرقے جماعت المسلمین کہلاتے ہوں گے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت المسلمین سے وابستہ رہنا اور ان فرقوں سے علیحدہ رہنا ضروری ہے حتیٰ کہ اگر جماعت المسلمین نہ بھی ہو تو بھی کسی اور نام کی جماعت میں شامل نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ جماعت المسلمین کے علاوہ جس نام کی بھی جماعت ہوگی وہ فرقوں میں شامل ہوگی۔

تعجب ہے ان لوگوں پر جو فرقہ بندی کو لعنت سمجھتے ہوئے بھی ان فرقہ وارانہ جماعتوں سے الگ نہیں ہوتے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں کو حق سمجھتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مسلم نہیں کہلواتے اور جماعت المسلمین میں شامل نہیں ہوتے۔

ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حق کا انکار کر کے یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم تو نہیں چل

رہے؟

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یعنی یہود و نصاریٰ نے کس طرح اور کن حالات میں حق کا انکار کیا اور مختلف فرقوں میں بٹے رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ (لم یکن الذین کفروا-۴)

اہل کتاب فرقوں میں تقسیم نہیں ہوئے مگر اس وقت جب کہ ان کے پاس کھلی دلیل آچکی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ۔ (آل عمران ۱۹)

اہل کتاب نے اختلاف نہیں کیا مگر اس حالت میں کہ ان کے پاس علم آچکا تھا (پھر محض) آپس کی ضد کی وجہ سے (وہ اس اختلاف پر جمے رہے)

آیات بالا سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کھلی دلیل کی موجودگی میں محض ضد کی وجہ سے اختلاف پر اڑے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اگر وہ کھلی دلیل مل جانے کے بعد اختلاف کو ختم کر دیتے تو فرقے وجود میں نہ آتے۔ یہی حال اس امت کا بھی ہوا۔ انہوں نے بھی اہل کتاب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے محض ضد و ہٹ دھرمی کی بناء پر حق کو قبول نہیں کیا۔ قرآن مجید اور حدیث نبوی کی کھلی دلیل مل جانے کے بعد ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اپنے فرقہ وارانہ ناموں کو ختم کر کے اپنے کو صرف مسلم کہلاتے

اور اپنی فرقہ وارانہ ناموں کی جماعتوں کو چھوڑ کر جماعت المسلمین میں شامل ہوجاتے لیکن ایسا نہیں کیا۔ قرآن مجید اور حدیث نبوی کی کھلی دلیل ھوا سمکم المسلمین اور تلزم جماعۃ المسلمین مل جانے کے بعد بھی اپنے اختلاف پر جمے رہے۔ نتیجہ وہی ہوا جو اہل کتاب کا ہوا تھا یعنی یہ بھی انہی کی طرح فرقوں میں تقسیم ہوگئے۔ مختلف فرقوں کا وجود اس پر کھلی شہادت ہے۔ ان فرقوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان میں کسی فرقے یا فرقے کے کسی فرد کے پاس قرآن مجید یا حدیث نبوی کی کھلی دلیل پہنچتی ہے تو وہ علم ہوجانے کے بعد بھی محض ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتا اور اپنے فرقہ وارانہ مذہب پر قائم رہتا ہے۔ مثلاً اوپر جو مسلم نام اور جماعت المسلمین کے دلائل کتاب اللہ اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دئے گئے ان دلائل کو پڑھ کر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس بات پر ایمان لے آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کا نام مسلم رکھ کر ایمان والوں کو مسلم رہنے اور فرقہ نہ بنانے کا جو ارشاد فرمایا ہے انہیں قبول کرکے اپنے فرقہ وارانہ نام چھوڑ کر اپنے کو اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام مسلم سے مسلم کہلوانا چاہیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان تلزم جماعۃ المسلمین کو مان کر جماعت المسلمین میں شامل ہوجانا چاہیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم فاعتزل تلک الفرق کلھا کے مطابق جماعت المسلمین کے علاوہ جن جن ناموں کی جماعتیں ہیں ان سب سے الگ ہوجانا چاہیے لیکن اس کے برعکس ہو یہ رہا ہے کہ اپنے فرقہ وارانہ ناموں اور جماعتوں کو بچانے کے لئے مندرجہ بالا آیات واحادیث پر یہ اعتراض کرکے ان آیات واحادیث کو غلط

ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جماعت المسلمین والوں نے تو ان آیات اور احادیث کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ مثلاً ھو سمکم المسلمین کا ترجمہ جماعت المسلمین والوں نے کیا ہے کہ اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔ اعتراض کرنے والے فرقے کہتے ہیں کہ اس آیت کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے کہ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اور حدیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جماعت المسلمین والوں نے تلزم جماعۃ المسلمین کا ترجمہ جماعت المسلمین کو لازم پکڑنا غلط کیا ہے۔ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ اس حدیث کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔

فرقوں کے ان اعتراضات کا پہلا جواب یہ ہے کہ مسلم کا ترجمہ مسلمان اور جماعت المسلمین کا ترجمہ مسلمانوں کی جماعت کرنے سے فرقوں کو کیا ملے گا کیوں کہ اس طرح کا اعتراض تو وہ کرے جو اپنے کو مسلمانوں کی جماعت کہلواتا ہو اگر یہ مان بھی لیا جائے تو پھر بھی تمہاری فرقہ وارانہ جماعتوں کے نام یا فرقہ وارانہ نام کا تو کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ہم تو تمام فرقوں کی خدمت میں یہ خیر خواہانہ گزارش کرتے ہیں کہ بجائے امت کو ترجموں میں الجھانے کے اپنے فرقہ وارانہ ناموں مثلاً اہل قرآن، اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، خارجی، شیعہ، نقشبندی، سہروردی، سنی، وہابی وغیرہ ناموں کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث نبوی سے دیجیے کہ کیا ان ناموں کا کوئی فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا؟

ترجمے کے بارے میں اعتراض کرنے والوں کا دوسرا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو جملہ نکلا تھا وہ جماعت المسلمین تھا اور جماعت المسلمین میں جماعت مضاف ہے اور مسلمین مضاف الیہ ہے مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اس لئے جماعۃ المسلمین کا ترجمہ جماعت المسلمین ہی صحیح ہے۔

اور اس اعتراض کا تیسرا جواب یہ ہے کہ موجودہ دور میں بھی آپ دیکھیں کسی بھی جماعت کا خواہ وہ جماعت دینی ہو یا سیاسی اس جماعت کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں نہیں کیا جاتا۔ ان موجودہ جماعتوں کے لیڈروں نے جو نام رکھ دئے اس جماعت کو اسی نام سے لکھا، بولا، بلایا اور مشہور کیا جاتا ہے مثلاً "مسلم لیگ" یہ نام محمد علی جناح نے رکھا تھا لیکن اس نام پر آج تک کسی نے بھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ جی یہ تو انگریزی زبان کا لفظ ہے ہمیں اس کا ترجمہ اردو زبان میں اور سندھی زبان میں اور کرنا چاہیے۔ کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ جی اس جماعت کا نام مسلم لیگ نہیں مسلمانوں کی جماعت ہونا چاہیے کیوں کہ مسلم لیگ انگریزی میں ہے اور ہماری زبان میں اس کا ترجمہ مسلمانوں کی جماعت ہے۔ اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی جماعت کا نام پیپلز پارٹی رکھا تھا۔ لیکن آج تک کسی نے بھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ جی یہ تو انگریزی زبان کا لفظ ہے اس پارٹی کا ہماری زبان میں ترجمہ کر کے عوامی جماعت ہونا چاہیے ورنہ ہم اس جماعت کو نہیں مانیں گے۔ انہیں معلوم ہے کہ اگر ہم نے پارٹی کا اردو میں عوامی جماعت نام رکھ لیا تو پھر یہ پیپلز پارٹی نہیں رہے گی بلکہ ترجمہ کرنے سے یہ اور جماعت بن جائے گی۔ اسی طرح اگر مسلم لیگ

کا ترجمہ کر کے اس جماعت. کا نام مسلمانوں کی جماعت رکھ لیا تو یہ بھی وہ محمد علی جناح والی جماعت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک اور جماعت بن جائے گی۔ اب یہ بھی اعتراض کرسکتے ہیں کہ یہ تو سیاسی جماعتیں ہیں؟ اس کے جواب میں ہم دینی جماعتیں بھی پیش کرتے ہیں مثلاً جمعیت علماء اسلام اس کے بارے میں بھی آج تک کسی نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ جی یہ تو عربی زبان میں ہے ہماری زبان میں اس کا ترجمہ اسلام کے علم رکھنے والوں کی جماعت ہونا چاہیے۔ ایک اور جماعت۔ جمعیت اہلحدیث ہے اس پر بھی کسی نے آج تک یہ اعتراض نہیں کیا کہ جی یہ تو عربی زبان کا لفظ ہے اس لئے اس کا ہماری زبان میں ترجمہ بات والوں کی جماعت ہونا چاہیے پھر ہم مانیں گے۔ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ اگر ہم نے ان جماعتوں کے ناموں کا ترجمہ اور زبانوں میں کیا تو ان جماعتوں کا وجود ختم ہوجائے گا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ اپنے لیڈروں کے رکھے ہوئے جماعتوں کے نام تو دوسری زبانوں میں بدلنا گوارہ نہیں کرتے لیکن وہ لیڈر جسے اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کے لئے عظیم لیڈر، رہبر بنا کر بھیجا ہے۔ اس عظیم الشان لیڈر کے رکھے ہوئے نام جماعت المسلمین کو بدلانے کی دن رات کوششیں کررہے ہیں۔

اب ہم ان لوگوں کے اعتراض دور کرنے کے لئے مسلم نام اور جماعت المسلمین کی فضیلت ان علماء کی تحریروں سے پیش کررہے ہیں جنہیں یہ سب لوگ یکساں طور پر مانتے ہیں تاکہ اپنے ہی علماء کی گواہی کو مان کر یہ لوگ اپنے فرقہ وارانہ نام چھوڑ دیں اور اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم رکھ لیں اور

اور اپنی تمام فرقہ ورانہ جماعتوں کے ناموں کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام جماعت المسلمین تسلیم کرلیں اور جماعت المسلمین میں شامل ہو کر اپنے آپ کو بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی فرقہ بندی کے عذاب سے بچانے کی کوشش کریں۔

مسلم نام کا ثبوت اور فضیلت مختلف علماء کی تحریروں سے

① علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً — میری امت میں تہتر فرقے بن جائیں گے۔

اس حدیث کی تشریح سلمان منصور پوری صاحب اس طرح کرتے ہیں کہ:۔

نزول قرآن پاک کے وقت امت محمدیہ کے جملہ افراد کا منفرداً و مجتمعاً ایک ہی نام تھا یعنی مسلم جیسا کہ قرآن پاک میں ہے ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آغاز تک یہی واحد اور جامع نام سب کا معرفہ رہا۔ لیکن خروج و خوارج کے بعد نئے نئے فرقے اور ان فرقوں کے نئے نئے نام نکلنے شروع ہوگئے ہر ایک فرقہ کو اپنے مختص نام پر ناز ہے۔

(رحمۃ للعالمین جلد سوم ص ۱۹۴ مصنف قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری)

(۲) اللہ تعالیٰ کے فرمان هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کا ترجمہ اور تشریح مودودی صاحب کی قلم سے

۲ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا۔ (حج ۷۸)	اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)

تمہارا کا خطاب مخصوص طور پر صرف انہی اہل ایمان کی طرف نہیں ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے، یا اس کے بعد اہل ایمان کی صف میں داخل ہوئے بلکہ اس کے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو آغاز تاریخ انسانی سے توحید، آخرت، رسالت اور کتب الٰہی کے ماننے والے رہے ہیں۔ مدعا یہ ہے کہ اس ملت حق کے ماننے والے پہلے بھی "نوحی" "ابراہیمی" "موسوی" "مسیحی" وغیرہ نہیں کہلات تھے بلکہ ان کا نام مسلم تھا، اور آج بھی وہ "محمدی" نہیں بلکہ مسلم ہیں (تفہیم القرآن جلد سوم ص ۲۵۵، ۲۵۶ مصنف مودودی صاحب)

(۳) مودودی صاحب کی ہی قلم سے چند آیتوں کا ترجمہ مسلم درج ذیل ہے۔

(۱) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ	اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو

تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران ۱۰۲)
(تفہیم القرآن جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۰۱)

جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (حج ۷۸)

اس نے تمہارا نام پہلے بھی مسلم رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی

۳۔ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا
(آل عمران ۶۷ تفہیم القرآن جلد ۵ صفحہ ۱۰۱)

ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی، بلکہ وہ یک سو مسلم تھا۔

۴۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔
(البقرہ ۱۲۸ تفہیم القرآن جلد ۵ صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

(تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی دعا) اے ہمارے رب اور ہم دونوں کو اپنا مسلم بنا اور ہماری نسل سے ایک ایسی امت پیدا کر جو تیری مسلم ہو۔

۵۔ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ (البقرہ ۱۳۲ تفہیم القرآن جلد ۵ صفحہ ۱۰۲)

(حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت اپنی اولاد کو) اے میرے بچو، اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند کیا ہے بس

تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ مسلم ہو۔

④ مودودی صاحب مسلم اور مسلمان کا فرق ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

یہ لوگ حقیقت میں بگڑے ہوئے مسلمان تھے جن کے ہاں بدعتوں اور تحریفوں، موشگافیوں اور فرقہ بندیوں، استخواں گیری و مغزافگنی، خدا فراموشی و دنیا پرستی کی بدولت انحطاط اس حد کو پہنچ چکا تھا کہ وہ اپنا اصل نام مسلم تک بھول گئے تھے۔

(تفہیم القرآن جلد اول ص ۲۰ مصنف مودودی صاحب)

⑤ مودودی صاحب فرقہ بندی کی تردید میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:۔

اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ (انعام* ۶۵)	یعنی اللہ کے عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ تم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کردے اور تم آپس میں ہی کٹ مرو۔

بھائیو! یہ عذاب جس میں سارے ہندوستان کے مسلمان

بتلا ہیں، اس کے آثار مجھے پنجاب میں سب سے زیادہ نظر آرہے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کے فرقوں کی لڑائیاں ہندوستان کے ہر خطہ سے زیادہ ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ پنجاب کی آبادی کثیر التعداد ہونے کے باوجود آپ کی قوت بے اثر ہے۔ اگر آپ اپنی خیر چاہتے ہیں تو ان جھتوں کو توڑ دیجئے۔ ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیئے۔ اور ایک امت بن جائیے اللہ کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں۔ یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اللہ نے صرف ایک امت "امت مسلمہ" بنائی تھی۔

(خطبات ۔ مودودی ص ۱۲۳)

⑥ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (حج ۸۰) کی تشریح ابوالکلام آزاد کی قلم سے:

ابوالکلام آزاد صاحب اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

یہاں دو باتیں قطعی طور پر معلوم ہو گئیں ایک یہ کہ دین کی سچائی کی سب سے بڑی کسوٹی یہ ہے کہ اس میں تنگی و رکاوٹ نہ ہو۔ دوسری یہ کہ مسلمانوں کے لئے دینی نام صرف مسلم ہی ہے۔ اس کے سوا جو نام بھی اختیار کیا جائے گا وہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے نام کے نفی ہوگا۔ پس مسلمانوں کے مختلف فرقوں یا مذہبوں اور طریقوں نے جو طرح طرح کے خو

ساختہ نام گھڑ لئے ہیں اور اب انہیں سے اپنے آپ کو پہچانوانا چاہتے ہیں وہ صریح سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ سے انحراف ہیں۔
(تفسیر ترجمان القرآن جلد دوم ص ۵۱۹)

۷ فرقہ پرستی کی جڑ کاٹ دیجئے مسلم کہلائیے۔ حضرۃ الشیخ محمد شفیع مدرس الحرم مکہ المکرمۃ کی قلم سے:۔

شیخ محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:۔

مسلمانوں ایک ہوجاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے ایک جوڑے سے پیدا کیا اور ساری دنیا میں پھیلا دیا پھر ان میں جنہیں ایمان کی دولت، نعمت اور سعادت نصیب فرمائی ان سب کو یہ حکم فرمایا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اس شاہی فرمان میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی رسی (کتاب وسنت قرآن و حدیث) کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقہ بندی اختیار نہ کرو۔

برادران اسلام! جو شخص اسلام میں فرقہ بندی کرتا ہے وہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حوض کوثر پر تشریف فرما ہونگے تو ایسے لوگوں کے لئے سحقاً کا لفظ فرمائینگے اور انہیں حوض کوثر کا پانی نصیب نہ ہوگا۔

اے اہل اسلام! آیئے ہم بھی اسی راستے پر چل کر اپنے آپ

کو جنتی فرقہ میں شامل کرلیں۔

برادران اسلام! فرقہ پرستی کی جڑ کاٹ دیجئے اسلام کا حکم یہی ہے اسلام مسلمانوں کو ایک بنانے کے لئے آیا تھا تاکہ وہ پہلے خود ایک ہوجائیں اور پھر نوع انسانی کو ایک بنادیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہل توحید کا نام "مسلم" رکھا ہے ارشاد ہوتا ہے۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

ہمیں اپنے آپ کو مسلم کہلانے میں فخر محسوس کرنا چاہیے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مختلف فرقوں سے منسوب کرتے ہیں اور طرح طرح کے نام رکھتے ہیں انہیں بھی چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو صرف مسلم کہلائیں۔

(خالص توحید مصنف شیخ محمد شفیع مدرس الحرم مکتہ المکرمتہ ص ۲۵،۳۲،۲۶)

جن علماء نے اس کتاب خالص توحید کی تعریف و تصدیق کی ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) بدیع الدین شاہ راشدی صاحب حیدر آباد۔

(۲) محمد صدیق صاحب ناظم ادارہ احیاء السنتہ النبویہ سرگودھا۔

(۳) احسان الٰہی ظہیر صاحب مدیر ترجمان الحدیث لاہور۔

(۴) محمد شریف اشرف صاحب ناظم ادارہ اشاعتہ القرآن والحدیث لائلپور (فیصل آباد)

(۵) خالد گھرجاکھی صاحب ضلع گوجرانوالہ۔

(۶) محمد سلیمان صاحب ابن محمد صاحب جوناگڑھی

(۷) حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب لاہور (۸) حافظ عبدالقہار صاحب دھلوی۔

مندرجہ بالا ان علماء کی وہ تحریریں جن میں اس کتاب خالص توحید کی تعریف و تصدیق لکھی ہوئی ہے اسی کتاب خالص توحید کے ص ۴۰۳،۴۰۲، ۴۰۵،۴۰۶ پر موجود ہیں۔

(۸) مسلم نام کی فضیلت ڈاکٹر حبیب الرحمان الٰہی علوی کی قلم سے :-

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں وحدت اسلامی قائم کرنے اور ان کو " اشداء علی الکفار رحماء بینھم " کا مصداق بنانے کی صرف ایک صورت ہے کہ ہم مختلف ناموں کی بجائے اللہ کا دیا ہوا نام " مسلمین " اختیار کرلیں (مدرسۃ المسلمین ص ۳)

(۹) هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کی تفسیر محمد صادق سیالکوٹی صاحب کی قلم سے

محمد صادق سیالکوٹی صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

خبردار! فرقے فرقے نہ ہونا، دین کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کردینا، خود کو مذہب کی رو سے امتیوں کے ناموں سے منسوب کر کے دین کے حصے بخرے نہ کرلینا اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔ اسی پیارے نام کو اپنے لئے

موجب فخر جانتا کہ مسلم کے نام میں صرف اللہ کی فرماں برداری کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ہاں ہاں! یاد رکھنا تم مسلم ہو! مسلم کہلانے میں پھوٹ اور تفریق پیدا نہیں ہوتی جو شخص اللہ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مان کر عقائد اور اعمال میں قرآن اور حدیث کا پابند ہو جاتا ہے وہ مسلم ہے۔۔۔۔

پس ہر شخص کو شخصیت پرستی سے آزاد ہو کر مذہبی فرقوں کا چولا اتار کر خود کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے والا مسلم کہلانا چاہیے۔

(سبیل رسول مصنف محمد صادق سیالکوٹی ص ۴۳،۴۲،۴۱)

⑩ سب فرقوں کو اسلام میں مدغم کر دیں اور صرف مسلم کہلائیں محمد صادق سیالکوٹی صاحب کی تحریر سے

محمد صادق صاحب آگے اور لکھتے ہیں:۔

فرقوں کو اسلام میں مدغم کر دیں

اسلام میں فرقے کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں جو رجال امت کے ناموں سے موسوم ہیں۔ ان سب کو یہاں نام بنام گنانا مشکل ہے، ہم سب فرقوں سے بادب دریافت کرتے ہیں کہ کیا ان کا وجود قرون مشہود لہا بالخیر میں تھا یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین، تبع تابعین کے نیک زمانوں میں یہ فرقے پائے جاتے تھے؟ نہیں! پھر یہ بعد کی پیداوار ہوئے جس کی اسلام نے اجازت نہیں دی ہے۔ پھر ان کو چاہیے کہ اسلام میں فرقہ بندی

قائم نہ کریں اور فرقہ بندی سے امت کی وحدت کو پارہ پارہ نہ کریں۔ ہم درد دل سے ان سب فرقہ والوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اللہ کے واسطے وہ ان سب فرقوں کو اسلام میں مدغم کردیں۔ صرف مسلم کہلائیں اور عمل کے لئے صرف سنت اور حدیث کو کافی جانیں۔ عبادت اللہ کی اور طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی مطلب ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کا۔
(سبیل رسول مصنف محمد صادق سیالکوٹی ص ۲۷۶)

نوٹ:۔ مندرجہ بالا اس پورے مضمون میں محمد صادق سیالکوٹی صاحب نے مسلم کی جگہ لفظ مسلمان استعمال کیا ہے مسلم اور مسلمان کے فرق کے بارے میں محمد صادق صاحب کے ہی مذہب کے مشہور و معروف عالم بابائے اہلحدیث عبدلغفار خیری صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

میرے محترم بھائی "مسلمان" کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ "مسلم" بنیے اور وہ بھی مسلماً حنیفاً" یکرفہ مسلم اور مسلم بھی نام کا نہیں۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی یکم ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ص ۱۵)

(۱۱) لفظ مسلم اور مسلمان میں فرق مشہور و معروف عالم محمد عبدالغفار خیری صاحب کی تحریر سے:۔

عبدالغفار صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

لفظ "مسلمان" کو تو میں جانتا نہیں کہ کس زبان کا لفظ ہے۔

اس کے کیا معنی ہیں، کیا تعریف ہے؟ حالات زمانہ پر نظر ڈالنے سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسے لوگوں کی بھیڑ کے افراد کا ذاتی نام ہے جو صرف زبان سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت، رزاقیت اور حاکمیت کے قائل ہیں۔ جناب محمد مجتبےٰ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ماننے اور قرآن عظیم کو کتاب ہدایت منجانب اللہ تعالیٰ یعنی کلام اللہ ہونے پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن بلحاظ مسلک وعمل اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ اپنی مسلمان بہنوں کو اغوا کریں، زنا کریں، چوری و جیب تراشی کریں۔ مسلمان کو قتل کریں۔ شراب خوری کریں۔ جوا کھیلیں۔ رشوت لیں۔ چور بازاری کریں۔ غیر اللہ کو سجدے کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر غیر رسول کو اپنے ہادی۔ رہنما اور لیڈر بنائیں۔ پھر بھی وہ مسلمان ہیں۔

جناب حالی مرحوم نے کہا تھا کہ:

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مسلموں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

—— خیر یہ تو مسلمانوں کے سوچنے سمجھنے کی بات ہے آمدم برسر موضوع میں یہ عرض کر رہا تھا کہ لفظ مسلمان ایجاد یا اختراع بندہ ہے۔ جس کو بھی کہا جائے بجا و درست اور صحیح

مگر لفظ مسلم بے معنی نہیں ہے۔ اس کا مصدر "اسلام" ہے اور اسلام کے معنی سر تسلیم خم کرنا۔ گردن جھکا دینا۔ اپنے آپ کو سپرد کردینا (ان کنڈیشنل سرینڈر) ہے یعنی بے چوں وچراں بغیر حیل و حجت اور بغیر تاویل تابعداری و فرمانبرداری کرنا۔ اور مسلم (جو اسم فاعل ہے اور اسلام سے بنا ہے) کے معنے ہوئے سر تسلیم خم کرنے والا گردن جھکادینے والا۔ اپنے آپ کو سپرد کردینے والا معلوم ہوا کہ "مسلم" اسم صفت بھی ہے یعنی جس میں تابعداری فرمانبرداری کے صفات بدرجہ اتم ہوں اسی کو مسلم کہا جاسکتا ہے اور کہا جائے گا۔ دینی لحاظ سے قرآن عظیم نے مسلم کی تعریف حسب ذیل بیان سے واضح کی ہے:۔ تمہارا نام اس نے مسلم رکھا کہ رسول تم پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔

یعنی اول اپنا دین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرکے اپنے اندر اہلیت کار پیدا کرو۔ اور پھر (دوم) دین سیکھکر لوگوں میں اس کی اشاعت و تبلیغ قولاً و عملاً کرکے دعوت دو۔ جس نے ان ہر دو چیزوں کو اپنا لیا۔ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ مسلم ہے۔ اس کے لئے اللہ کی طرف سے قرآن عظیم میں بیان کردہ سب کچھ ہے۔ وہ جس وقت اپنے اسلام (تابعداری) میں پختہ ہوکر مؤمن درجہ پر فائز کیا جائے گا۔ وہ غالب کیا جائے گا۔ اس کی زندگی طیب بنادی جائے گی۔ اس میں عملی زندگی کا جوش و جذبہ پیدا کردیا جائیگا۔ وہ منصور ہوگا۔ اس کو زمین کی خلافت عطا ہوگی۔ وہی محبوب ملائکہ ہے اور اسی سے ملائکہ کا خطاب ہے۔

نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔

اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے اور اعلانات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ حرف بحرف پورے ہوئے۔ کون صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم؟ وہ جو جماعت المسلمین میں شامل ہونے سے قبل دنیا میں سب سے زیادہ پست اور جاہلیت میں غرق قوم عرب کے افراد تھے..................

اس سے ظاہر ہے کہ عربوں کو دنیا میں کتنا ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ یہی عرب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق کو قبول کر کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تلقین اور تدابیر پر عامل ہوکر دنیا کے لئے بہترین انسانیت کا نمونہ بنے۔ اور یہ سب مدارج ان کو صرف اس وجہ سے حاصل ہوئے کہ وہ صرف اور خالص مسلم (تابعدار) تھے۔ خالی زبان ہی سے نہیں عمل سے بھی وہ صحیح معنے میں مسلم تھے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی یکم ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ ص ۵۰،۶) بمطابق ۵۸-۴-۱۹

کرام الجلیلی صاحب اہلحدیث خیری صاحب کی اس بات کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارے محترم بزرگ خیری کا ارشاد بجا ہے......

لفظ مسلمان لفظ مسلم کا حالت رفعی میں تثنیہ ہے۔ صحیح ہے لیکن ہمارے ہاں یہ لفظ "مُسْلِمَانِ" نہیں بولا جاتا۔ بلکہ مُسْلْمَانْ بولا جاتا ہے جو کہ قاعدہ کی رو سے صحیح نہیں ہے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۲۱-۱۶ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ بمطابق ۱ جولائی ۱۹۷۲ء)

جماعت المسلمین کے دلائل مختلف علماء کی تحریروں سے

۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جماعت المسلمین کے دلائل

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ

(صحیح بخاری کتاب العیدین)

ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ ہم عید گاہ جائیں اور ہمیں یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ ہم ان عورتوں کو بھی عید گاہ لے جائیں جو اذیت ماہانہ میں ہوں اور پردہ نشین عورتوں کو اور کنواری لڑکیوں کو بھی جو گھر کے اندر پردہ میں رہتی تھیں عید گاہ لے جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی حکم دیا تھا کہ وہ عورتیں جو اذیت ماہانہ میں ہوں جماعت المسلمین کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ہوں اور ان کی (یعنی جماعت المسلمین کی) دعاؤں میں شریک ہوں البتہ نماز کی جگہ سے علیحدہ بیٹھ جائیں۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جس جماعت المسلمین

کے ساتھ حاضر ہونے کا عورتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا وہ یقینا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی جماعت تھی لہذا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی جماعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت المسلمین نام سے یاد فرمایا۔ اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی جماعت کا نام جماعت المسلمین تھا۔

اب جو لوگ اپنے مذاہب بچانے کے لئے اس مندرجہ بالا فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کر کے لوگوں کو غلط فہمی میں بسلا کر رہے ہیں کہ اس حدیث میں جو لفظ جماعۃ المسلمین ہے کہ اس کا جماعت المسلمین والوں نے ترجمہ جماعت المسلمین غلط کیا ہے اس کا ترجمہ مسلمانوں کی جماعت ہونا چاہیے اس اعتراض کا جواب میں ص ۱۹ پر بھی لکھ چکا ہوں۔ لیکن جو لوگ اس غلط فہمی میں بسلا ہو چکے ہیں ان لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے میں اس حدیث کے بارے میں دوسرے مذاہب کے چند علماء کے ترجمے یہاں پر لکھ رہا ہوں مجھے امید ہے کہ جو لوگ غلط فہمی میں بسلا ہو چکے ہیں یہ مندرجہ ذیل ترجمے پڑھنے کے بعد ان کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔

(۱۴) مندرجہ بالا حدیث کا ترجمہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت غرباء اہلحدیث کی قلم سے

حافظ عبدالرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ :۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا بیان ہے کہ

دربار رسالت سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے روز پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو بھی عید گاہ میں لے چلیں تاکہ وہ جماعت مسلمین اور ان کی دعاؤں میں حاضر ہوں حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے ہٹ کر ایک طرف بیٹھیں اور خطبہ عید وغیرہ سنیں اگر برقعہ یا چادر وغیرہ نہ ہو تو بھی اپنی سہیلی کے برقعہ یا چادر وغیرہ میں پردہ کے ساتھ جائیں۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۱۳، یکم ذوالحج ۱۳۷۵ھ)

(۱۴) کرم الجلیلی صاحب کی قلم سے ترجمہ:۔

دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے روز پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو بھی نکالیں تاکہ وہ جماعت مسلمین اور ان کی دعاؤں میں حاضر ہوں حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے ہٹ کر کنارے پر بیٹھیں۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۱۱ یکم ذوالحجہ بمطابق ۳۰ جون ۱۹۵۷ء

(۱۵) مولوی عبدالقہار صاحب مفتی جماعت غرباء اہل حدیث کی قلم سے ترجمہ)

عبدالقہار صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے روز پردہ نشین اور

حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے چلیں تاکہ وہ جماعت مسلمین اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں۔ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے ہٹ کر کنارے بیٹھیں۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص، یکم و ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ بمطابق یکم و ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱)

(۱۶) اس مندرجہ بالا حدیث کے ترجمہ کی تصدیق ۲۳ علماء اہلحدیث کی قلم سے

کتاب بنام ذوالحج کے مسائل فضائل کے ص ۵ پر لکھتے ہیں کہ:۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے روز پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے چلیں تاکہ وہ جماعت المسلمین اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں۔ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے ہٹ کر کنارے بیٹھیں۔

حوالہ مندرجہ بالا کتاب کی تصدیق اور فضیلت میں جن علماء کے دستخط اس کتاب (ذوالحجہ کے مسائل فضائل) پر موجود ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ (۲۳ علماء کی گواہی)

(۱) ابو محمد عبدالستار صاحب دھلوی امام جماعت غرباء اہل

(۲) عبدالجلیل خان صاحب

(۳) محمد عبداللہ اوڈ صاحب

(۴) عبدالجلیل صاحب

(۵) عبدالسلام بستوی صاحب

(۶) عبداللطیف جوناگڑھی صاحب

(۷) محمد اسماعیل گوجرانوالہ

(۸) محمد یونس دھلوی صاحب

(۹) عبدالقہار دھلوی صاحب

(۱۰) عبدالحکم کرم الجیلی صاحب

(۱۱) عبدالغفار سلفی امام جماعت غرباء اہلحدیث صاحب

(۱۲) عبدالرحمٰن سلفی صاحب

(۱۳) محمد سلیمان جوناگڑھی صاحب

(۱۴) ابو حفص عثمانی صاحب

(۱۵) عبداللہ صاحب ڈیرہ غازی خان

(۱۶) محمد سلفی مدینہ منورہ صاحب

(۱۷) عبدالواحد دھلی صاحب

(۱۸) رفیق خان سیالکوٹی صاحب

(۱۹) محمد شفیع مکہ مکرمہ صاحب

(۲۰) محمد اسحاق کوٹ کپوری صاحب

(۲۱) محمد خان لاہوری صاحب

(۲۲) مقبول احمد مجاہد صاحب

(۲۳) نذیر احمد ڈیرہ غازی خان صاحب

جن لوگوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ جماعتہ المسلمین کا ترجمہ صرف جماعت المسلمین والوں نے ہی جماعت المسلمین کیا ہے کسی اور عالم نے یہ ترجمہ نہیں کیا۔ اس لفظ جماعتہ المسلمین کا ترجمہ جماعت المسلمین ہونے کی شہادت میں اتنے کثیر التعداد علماء کی تحریروں سے پڑھ کر مجھے امید ہے کہ میرے ان بھائیوں کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی ہوگی۔

(۱۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جماعت المسلمین کا ثبوت:۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ طے کیا کہ بیت المال قائم کیا جائے۔ اور ان رقوم سے ایسے لوگوں کی مدد کی جائے جن کی کوئی خاص خدمات ہوں۔ اخراجات کے سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان میں سے مقدم شعبہ انتظام ملکی کو قرار دیا جائے۔ اس کے بعد فوج کی ضروریات کو جو رقم اس سے بھی فاصل ہو وہ جماعت مسلمین کی مدد و معاش پر صرف ہو۔

(تاریخ اسلام پرچہ اول برائے گیارھویں آرٹس ص ۲۶۳
شائع کردہ کراچی بک سینٹر (ملیر ٹاؤن شپ کراچی)

مندرجہ بالا اس تاریخی حوالے سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جماعت المسلمین کا وجود موجود تھا۔

(۱۸) مولوی عبید اللہ سندھی، حنفی، دیوبندی کی قلم سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جماعت المسلمین کا وجود۔

عبید اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:-

عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ اَرَادُوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَّقْسِمَ الشَّامَ كَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ
(التمهيد لتعريف ائمة التجديد ص ۳۸)

حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت المسلمین، خلیفہ ثانی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کو اس طرح تقسیم کرنے کا ارادہ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا۔

مندرجہ بالا اس تحریر سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی جماعت المسلمین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت المسلمین کے خلیفہ تھے۔

⑲ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جماعت المسلمین کا ثبوت۔

خالد گھرجاکھی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفے کا حاکم اعلیٰ بنا کر بھیجا تو:۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ پہنچ کر جمعہ کے روز خطبہ دیتے ہوئے جماعت المسلمین سے افتراق دور کرنے اور امیر المؤمنین کی اطاعت کرنے کی تلقین کی۔

(حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین ص ۸۲ مرتبہ خالد گھرجاکھی)

⑳ حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی قلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جماعت المسلمین کا ثبوت:۔

محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

ابن سبا نے جو جماعت تیار کی تھی وہ مصر، کوفہ اور بصرہ سے ہزاروں کی تعداد میں حج کے بہانے مدینہ طیبہ میں آکر جمع ہوئی، تیس سے چالیس

۱۸ ذی الحجہ کو چند مفسدین نے آپ کو جب کے آپ قرآن شریف کھول کر تلاوت کر رہے تھے نہایت بے دردی سے قتل کر ڈالا۔ مفسدین کے گھر گھی کے چراغ جلے اور مخلصوں میں گھر گھر ماتم پڑ گیا اور جماعت مسلمین کا شیرازہ بکھر گیا اور امت مرحومہ کا تمام نظام بگڑ گیا۔

(تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۵۰۱۵ مصنفہ حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

مندرجہ بالا ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اگر کوئی جماعت تھی۔ تو وہ جماعت المسلمین تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت المسلمین کے خلیفہ تھے۔

(۲۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جماعت المسلمین کا ثبوت:۔

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

كَمَا بَعَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ فَاِنْ	جس طرح امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حروریہ کی طرف بھیجا پس اگر وہ جماعت المسلمین

يَرْجِعُوْا اِلٰى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَبِهَا وَ اِلَّا قَاتَلَهُمْ (حجۃ اللہ البالغۃ جلد نمبر ۱ ص۱۶۶)

کی طرف رجوع کریں تو فبہا ورنہ امام کو ان سے قتال کرنا چاہیے۔

مندرجہ بالا اس تحریر سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اعلان تھا کہ اگر مخالفین لوگ جماعت المسلمین کی طرف رجوع ہو کر جماعت المسلمین میں شامل نہ ہوں تو جماعت المسلمین کو ان مخالفین سے جہاد کرنا چاہیے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لوگوں کو جماعت المسلمین میں شامل ہونے کے لئے حکم اور تلقین کیا کرتے تھے۔

(۲۲) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان کے دور میں جماعت المسلمین کا وجود۔

محدث دھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

مَقَاصد خلافت خاصہ علی وجھہا در زمان علیؓ متحقق نگشت بعد مرتضیٰؓ چوں معاویہؓ بن ابی سفیانؓ متمکن شد اتفاق ناس برے بحصول پیوست و فرقت جماعت مسلمین زمیان برخاست سے سوابق اسلامیہ نداشت الی آخرہ (ازالۃ الخفا طبع اول جلد اول ص۱۳۳)

(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں) خلافت خاصہ کے مقاصد اس کے مطابق پورے نہ ہوئے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد جب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خلافت پر) متمکن ہوئے اور ان کی ذات پر لوگوں، کا

اتفاق واتحاد حاصل ہوگیا اور جماعت مسلمین کے درمیان سے تفرقہ اٹھ گیا وہ اگرچہ سوابق اسلامیہ (بمقابلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہ رکھتے تھے۔ مگر مقاصد خلاف کے برآئے)

مندرجہ بالا عبارت کا جو ترجمہ لکھا گیا ہے یہ ترجمہ محمود احمد عباسی صاحب نے اپنی کتاب بنام خلافت معاویہ ویزید کے ص ۴۰۴ پر لکھا ہے۔

(۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان مبارک سے جماعت المسلمین کا ثبوت

علامہ عبید اللہ مبارکپوری لکھتے ہیں کہ:۔

قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ يُفْطِرُ الْإِمَامُ وَجَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ (مِرْعَاةُ الْمَفَاتِيحِ جلد ۳ ص ۲۰۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس دن افطار کر کے عید کی جائے جس دن امام اور جماعت المسلمین افطار کر کے عید کریں۔

(۲۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت المسلمین کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَلَا تَفَرَّقُوا جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ (طبری جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)	تم اللہ سے ڈرو اور جماعت المسلمین میں تفرقہ نہ ڈالو۔

(۲۵) امام جعفر صادق کے دور میں جماعت المسلمین کا ثبوت:۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَارَقَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ (اصول کافی جلد اوّل باب ۱۰۲)	فرمایا صادق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جماعت المسلمین سے ایک بالشت برابر بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال پھینکا۔
عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَارَقَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَنَکَثَ صَفْقَۃَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَی اللّٰہِ اَجْذَمُ (اصول کافی باب ۱۰۲)	فرمایا امام جعفر صادق نے جس شخص نے جماعت المسلمین میں تفرقہ ڈالا اور امام کے معاہدہ کو توڑ دیا تو وہ اللہ کے

سامنے مجذوم ہو کر آئے گا۔

مندرجہ بالا ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ اگر امام جعفر صادق کے دور میں جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کا امام تھا تو جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امام کا نام لے کر تلقین کی۔

(۲۶) جماعت المسلمین کے بارے میں امام شافعی کا عقیدہ۔

امام شافعی لکھتے ہیں کہ:۔

جو شخص صرف وہی کہے جو جماعت المسلمین متفق علیہ کہتی ہے اور کسی نے ان کی جماعت پر حامی بھرلی۔ لیکن جو شخص اس جماعت کی مخالفت اختیار کرلے اس نے جماعت سے گویا علیحدگی اختیار کی، جس کے لئے اسے حکم دیا گیا تھا۔ اور غفلت و محرومی تو علیحدہ رہنے میں ہی ہے۔ تمام جماعت المسلمین کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قیاس صحیح کے مقصد اصلی اور شرعی احکامات سے بھلا کیسے غافل رہ سکتی ہے۔

(امام ابن تیمیہ حیات۔ عصر۔ منہاج۔ تالیف پروفیسر ابو زہرہ (مصر) ترجمہ نائب حسین نقوی ص ۶۵۰)

(۲۷) جماعت المسلمین کے بارے میں امام طحاوی کے عقائد

امام طحاوی لکھتے ہیں کہ:۔

ہم قرآن کے ظاہر اور معانی میں جھگڑا نہیں کرتے بلکہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ پروردگار عالم کا کلام ہے۔ جبرائیل علیہ السلام اسے لے کر نازل ہوئے اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلام سکھلایا۔ بلاشبہ یہ کلام الہٰی ہے۔ مخلوق کا کلام اس کے مساوی نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہم کلام الہٰی کو مخلوق کہتے ہیں ہم کسی بھی مسئلہ میں جماعت المسلمین کی مخالفت نہیں کرتے۔

(العقیدۃ الطحادیۃ مترجم ص ۱۵)

(۲۸) جماعت المسلمین کی اہمیت امام طحاوی کی قلم سے:۔

امام طحاوی لکھتے ہیں کہ:۔

ہم سنت کی پیروی کرتے ہیں اور جماعت المسلمین سے علیحدگی ان کی مخالفت اور افتراق سے اجتناب کرتے ہیں۔

(العقیدۃ الطحاویہ مترجم ص۱۸)

(۲۹) محمود احمد غصتقر صاحب مبعوث دار الافتاء السعودیۃ کی قلم سے جماعت المسلمین کی فضیلت:۔

محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

الجماعۃ:۔ سے مراد جماعۃ المسلمین ہے اور اس کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طرز عمل کو اپنائیں۔

(العقیدۃ الطحاویۃ مترجم ص ۲۴)

(۳۰) جماعت المسلمین کی فضیلت حضرت امام شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کی قلم سے

شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَہَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں بعد

جنہم کے دروازے بند کردئے جا
ہیں اور شیاطین زنجیروں سے بان
دیئے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالایہ حدیث نقل کرنے کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

اَقُوْلُ اِعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْفَضْلُ اِنَّمَا هُوَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ
(حجۃ اللہ البالغۃ مترجم جلد دوم ص ۱۶۲)

میں کہتا ہوں:۔ واضح ہو کہ رمضان ک
مہینہ میں فضل صرف جماع
المسلمین کے لئے ہے۔

⑭ خلیفہ جماعت المسلمین کا ہوتا ہے شاہ ولی اللہ صاحب کی قلم سے:۔

شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

اِعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ خَلِيْفَةٌ لِّلْمَصَالِحِ لَا تُتِمُّ اِلَّا بِوُجُوْدِهٖ۔
(حجۃ اللہ البالغۃ مترجم جلد دوم ص ۳۲۴)

واضح ہو کہ جماعت المسلمین میں چ
مصالح کی وجہ سے ایک خلیفہ کا ہ
ضروری ہے کیوں کہ وہ مصالح ب
جماعت المسلمین کے خلیفہ کے بور
نہیں ہوسکتے۔

(۳۲) جماعت المسلمین کے حق میں بھلائی کرنے کی نصیحت شاہ ولی اللہ صاحب کی قلم سے:-

شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ:-

وَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَفْضَلَهُمْ وَاَنْفَعَهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَوْصَاهُ فِيْ نَفْسِهٖ وَبِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

(حجۃ اللہ البالغۃ مترجم جلد دوم ص ۱۶۲)

اور جب کسی دستہ کو بھیجے تو ان پر ایسے شخص کو سپہ سالار بنائے جو ان سب میں افضل ہو اور مسلمین کے لئے سب سے زیادہ نفع رساں ہو اور اس کو اس کے حق میں اور جماعت المسلمین کے حق میں بھلائی کرنے کی نصیحت کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

(۳۳) مصر کے پروفیسر ابوزہرہ کی تصنیف سے جماعت المسلمین کی فضیلت:-

نائب حسین نقوی صاحب پروفیسر ابوزہرہ (مصر) کی تصنیف کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

جو شخص صرف وہی کہے جو جماعت مسلمین متفق علیہ کہتی

ہے اور کسی نے ان کی جماعت پر حامی بھرلی، لیکن جو شخص اس جماعت کی مخالفت اختیار کرلے، اس نے جماعت سے گویا علیحدگی اختیار کی، جس کے لیے اسے حکم دیا گیا تھا۔ اور غفلت و محرومی تو علیحدہ رہنے میں ہی ہے۔ تمام جماعت مسلمین کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قیاس صحیح کے مقصد اصلی اور شرعی احکامات سے بھلا کیسے غافل رہ سکتی ہے؟

(امام ابن تیمیہ ص ۶۵۰)

(۲۴) شیخ عبدالقادر جیلانی کی قلم سے جماعت المسلمین کی شہادت:۔

شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

ثَلٰثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ

(غنیۃ الطالبین توبہ کا بیان ص۵۹)

تین باتوں میں مسلم کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا (۱) عمل کا خالص اللہ کے لئے کرنا (۲) اپنے امیر کو نصیحت کرنا (۳) اور جماعت المسلمین کو لازم پکڑنا۔

۳۵ امام ابو حنیفہ کے قول سے جماعت المسلمین کی فضیلت۔

حنفی مذہب کی معتبر کتاب ھدایہ میں ابو حنیفہ کی طرف منسوب کردہ قول ہے کہ:۔

لِاَنَّهٗ لَا يُمْكِنُ اِسْتِيْفَادَهٗ اِلَّا وَلَا مَنْعَةَ بِدُوْنِ الْاِمَامِ وَ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (الھدایہ ص۵۸۵ کتاب السیر)	قصاص لینا بغیر منعت وقوت کے ممکن نہیں اور منعت (و قوت) بغیر جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امام کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

۳۶ حنفی مذہب کی اسی الھدایہ تصنیف سے جماعت المسلمین کا ایک اور ثبوت

وَالتَّاْثِيْرُ اِعْزَازُ الدِّيْنِ وَ اِقَامَةُ الْمَصْلَحَةِ فِيْ حَقِّ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ (الھدایہ ص۵۶۵ کتاب السیر)	اس میں دین کے اعزاز اور جماعت المسلمین کے حق میں مصلحت قائم کرنے کے لئے تاثیر ہے۔

۳۷ حنفی مذہب کی مشہور تصنیف ھدایہ میں ایک اور جگہ جماعت المسلمین کا ذکر:۔

اِذَا مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَهٗ يَكُوْنُ	جب کوئی ایسا شخص مرجائے جس کا

مَالُهُ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَوْكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ يُقْضٰى مِنْهُ ۔
الهدایہ کتاب السیر ص ۶۰۳

کوئی وارث نہ ہو تو اس کا تمام مال جماعت المسلمین کے لئے ہو گا۔ اور اگر اس شخص پر کوئی قرضہ ہو گا تو وہ اسی مال سے ادا کیا جائے گا۔

(۳۸) شیخ محمد انور کشمیری حنفی دیوبندی کی قلم سے جماعت المسلمین کی فضیلت :۔

قَوْلُهُ :۔ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا : اَلَخْ ،
قَدِ احْتَجَّ بِهِ الْاُصُوْلِیُّوْنَ عَلٰی حُجِّیَّةِ الْاِجْمَاعِ ،
وَفِیْهِ نَظَرٌ فَاِنَّ تِلْكَ الْاَحَادِیْثَ وَرَدَتْ فِیْ اِطَاعَةِ الْاَمِیْرِ فَالْجَمَاعَةُ فِیْهِ ، هِیَ الْجَمَاعَةُ مَعَ الْاَمِیْرِ کَمَا فِیْ لَفْظٍ اٰخَرَ عِنْدَ الْمُصَنِّفِ ص ۱۰۴۹ مَطْبَعُ الْهِنْد :۔ تَلْزَمُ

وہ جو فرمان ہے جو شخص جماعت سے ایک بالشت برابر ہی جدا ہوا۔
تحقیق دلیل لیا ہے اس سے اصول والوں نے اجتماع کی حجت پر اور اس میں نظر ہے کہ پھر تحقیق یہ احادیث امیر کی اطاعت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، پھر جماعت بھی اس میں ہے، یہ جماعت امیر کے ساتھ ہے، جیسا کہ دوسرے لفظ امام بخاری کے پاس (صحیح بخاری) ص ۱۰۴۹) طبع ہند میں ہے کہ :

جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ وَحِيْنَئِذٍ فَالتَّمَسُّكُ بِهٖ عَلٰی حُجِيَّةِ الْاِجْمَاعِ فِیْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ فَعَلَ الْاُصُوْلِيِّيْنَ اَنْ يَّتَصَرَّفُوْا فِیْ تَقْرِيْرِهِمْ
(فیض الباری جلد ۴ صـ ۴۹۶)

رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امام کو لازم پکڑو، اور اس وقت اس جماعتہ کے ساتھ مضبوطی سے شامل رہو اجتماع کی حجتہ پر پیچ غیر (تعیین محل اس کے اصولوں والوں کو چاہیے کہ اپنی تقریر میں پھیر گیر کریں۔

(۳۹) جماعت المسلمین سے الگ ہونے والے کو مولوی ابوالحسن صاحب حنفی مرتد قرار دیتے ہیں۔

ابوالحسن حنفی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

اسپر قتل جیسا دنیوی سنگین حکم جاری کرنے کے لئے ظاہری علامت کی ضرورت ہے اور وہ ظاہری علامت یہ ہے کہ وہ مرتد ہوکر جماعت مسلمین سے الگ ہو گیا ہو۔
(تنظیم الاشتات محل عویصات المشکوٰۃ جلد ۳ ص ۱۲)

(۴۰) جماعت المسلمین کی فضیلت علامہ شاہ عبدالعزیز دہلوی کی قلم سے:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان تلزم جماعۃ المسلمین واما مھم کی تشریح کرتے ہوئے شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ:۔

وَمِنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ اَنْ يَّلْزِمَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ وَهُمُ الَّذِيْنَ تَبِعُوْا سُنَّتَهٗ وَلَازَمُوْا طَرِيْقَتَهٗ

(مختر التحفۃ الاثنیٰ عشریہ ص۳۰۳)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر (حدیث حذیفہ) سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو شخص بھی اس زمانہ کو پائے وہ جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جائے۔ یہ (جماعت المسلمین والے) وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے طریقہ کو لازم پکڑتے ہیں۔

(۴۱) جماعت المسلمین کے ساتھ رہنے کے بارے میں امام شرف الدین النووی والمتوفی ۶۷۶ھ کی تلقین۔

امام شرف الدین النووی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

وَجُوْبُ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ وَ فِيْ كُلِّ حَالٍ

(صحیح مسلم بشرح النووی ص ۲۲۶ / ۱۲)

فتنہ فساد کے وقت بلکہ ہر وقت ہر حال میں جماعت المسلمین کے ساتھ رہنا واجب ہے۔

(۴۲) حنفی مذہب کی مشہور معروف کتاب در مختار سے جماعت المسلمین کا ثبوت:۔

اگر ذمی مسلمین کی آبادی میں گھر کرایہ پر لیں تو اس کے متعلق در مختار میں اس طرح لکھتے ہیں کہ:۔

اور اگر اہل ذمہ گھروں کو کرایہ پہ لیں مسلمانوں کی آبادی کے اندر تاکہ اس میں رہیں شہر میں تو جائز ہے بسبب عائد ہونے اس کی منفعت کے مسلمین پر کرایہ ملنے سے اور تاکہ اہل ذمہ اہل اسلام کی حسن معاشرت کو دیکھیں تو اسلام قبول کریں بشرط نہ کمتر ہونے جماعت مسلمین کے ان کی سکونت سے۔

(ترجمہ در مختار جلد دو۔م ص ۵۸۵)

(۴۳) ذمیوں کو جماعت المسلمین کے شہر میں الگ محلہ میں رکھا جائے حنفی مذہب کی کتاب در مختار کی عبارت:۔

زمیوں کا ذکر کرتے ہوئے صاحب در مختار لکھتے ہیں کہ:-

ان کے واسطے شہر میں ایک محلہ مخصوص جس میں وہ سکونت کریں اور حالانکہ ان کے واسطے وہاں جماعت با شوکت و عزت ہو جماعت مسلمین کے مانند اور سکونت اہل ذمہ کی آپس میں اور حالانکہ وہ دبے اور ذلیل ہوں اس طرح منع نہیں۔

(در مختار ترجمہ جلد دوم ص ۵۸۵)

۴۴ ذمی اگر طاقتور ہوں تو انہیں جماعت المسلمین کے شہر میں رہنے نہ دیا جائے حنفی مذہب کی تصنیف در مختار کی عبارت:-

---

ذمیوں کے بارے میں لکھتے ہیں،

اگر باجماعت اور قوت ہوں چنانچہ تمرتاشی نے مذکور کیا یا ان کی سکونت سے تقلیل جماعت مسلمین لازم آوے جیسے کہ صاحب ذخیرہ نے تصریح کی ہے تو منع کیے جائیں گے۔

(حنفی مذہب کی مشہور و معروف تصنیف در مختار ترجم جلد دوم ص ۵۸۵)

(۴۵) جماعت المسلمین کے بارے میں مسلک حنفی کی معتبر تصنیف در مختار ہی کی ایک اور عبارت:۔

جب مسلمین نے ایک امام پر اجتماع کیا اور اس کے سبب سے امن میں ہو گئے پھر ایک جماعت مسلمین نے اس پر خروج کیا سو اگر یہ خروج امام کے ظلم کے سبب سے ہوا تو یہ لوگ باغی نہیں۔
(در مختار مترجم جلد دوم ص ۶۱۰)

(۴۶) مسلک حنفی کی مشہور و معروف تصنیف در مختار سے امام جماعت المسلمین کا ثبوت:۔

صاحب در مختار لکھتے ہیں کہ:۔

پھر جب کہ جماعت مسلمین نے امام کی اطاعت سے خروج کیا یا اس کے اس نائب کی اطاعت سے خروج کیا جس کے سبب سے لوگ امان میں ہیں کذا فی الدرر اور مسلمین مذکورین غالب ہو گئے ایک شہر پر تو امام ان کو اپنی اطاعت کی طرف بلاوے اور ان کے شبہے کو حل کرے۔
(مسلک حنفی کی تصنیف در مختار مترجم جلد دوم ص ۶۱۱)

مذہب اہلحدیث کی کتابوں سے جماعت المسلمین کا ثبوت۔

علامہ بدیع الزمان کی قلم سے الجماعتہ سے مراد جماعت المسلمین :-

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اللّٰہُ اَمَرَنِیْ بِھِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ وَالْجِھَادُ وَالْھِجْرَۃُ وَالْجَمَاعَۃُ فَاِنَّہٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ

(ترمذی مترجم جلد دوم ص ۳۲۳-۳۲۲
(ترجمہ علامہ بدیع الزمان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ نے حکم کیا ہے مجھ کو ان کا اول بات سننا ہے دوسری کہا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف اللہ حکم نہ کرے تیسرے جہاد چوتھے ہجرت پانچویں التزام جماعت المسلمین کا اس لئے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر آجاوے جماعت کی طرف۔

(۴۸) عبدالسلام بستوی دھلوی صاحب کی تحریر سے جماعت المسلمین کی فضیلت۔

ایمان کی پچاسویں شاخ جماعت مسلمین کے ساتھ رہنا اور اسلامی اتحاد و اتفاق کو مضبوطی سے تھامے رہنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (اٰل عمران)	اللہ کی رسی (شریعت اسلام) کو مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

(اسلامی خطبات جلد اول ص ۸۱ مصنفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب بستوی دہلوی)

(۴۹) علامہ شیخ عبدالرحمٰن بن حسن آل شیخ اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب اور عطا اللہ ثاقب اور بدیع الدین شاہ راشدی کی تحریروں سے جماعت المسلمین کی فضیلت:۔

لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ (ہدایت المستفید اردو ترجمہ فَتْحُ الْمَجِيْدِ شَرْحُ كِتَابِ التَّوْحِيْدِ ص ۱۵۰-۱۵۱ تالیف علامہ شیخ عبدالرحمٰن بن حسن آل شیخ تصنیف مجدد الدعوۃ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس مسلمان کا جو کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے خون حلال نہیں ہے۔ ہاں! تین امور کی پاداش میں اس کا خون حلال ہوسکتا ہے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہو۔ بلاوجہ کسی مسلمان کو قتل کرنے کے بدلہ میں یا دین اسلام کو چھوڑ

ترجمہ وتفہیم عطاء اللہ ثاقب اور اس کتاب کی تصدیق وتعریف میں علامہ بدیع الدین شاہ راشدی نے مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں اس نے اس کتاب کی بہت تعریف لکھی ہے

کر مرتد ہوجائے اور جماعت المسلمین سے الگ ہوجائے۔

۵۰ علامہ عبدالوھاب محدث ھند کی تحریر سے جماعت المسلمین کی فضیلت:۔

سب سے نمایاں اور اہم کام جو مولانا مرحوم نے انجام دیا احیاء مسئلہ امارت ہے۔ یوں تو موصوف نے ساری زندگی دینی خدمات کے لئے وقف کردی تھی۔ لیکن احیاء مسئلہ امارت میں جن تکالیف و مصائب کا آپ کو سامنا کرنا پڑا وہ ان مصائب سے کم نہ تھے جن کا مقابلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وائمہ عظام رحمۃ اللہ علیہ کو کرنا پڑا تھا۔ موصوف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان عالی شان واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا (پارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۲) یعنی سب مل کر جماعت بندی کے ساتھ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور جماعت میں پھوٹ نہ ڈالو کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام جماعت المسلمین کو اتحاد و اتفاق کا سبق پڑھایا، اجتماعی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی اور فرمایا کہ رہبانیت، تارک الدنیا اور انفرادی زندگی گزارنے کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من شذّ شُذّ فِی النار جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گرا۔

(نماز بامعنی ص ۲۵ (مصنف) حضرت العلامہ عبدالوھاب محدث ھند)

(۵۱) خالد گھرجاکھی صاحب کی تحریر سے جماعت المسلمین

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ پہنچ کر جمعہ کے روز خطبہ دیتے ہوئے جماعت المسلمین سے افتراق دور کرنے اور امیر المؤمنین کی اطاعت کرنے کی تلقین کی۔ (سیرت سیدالشہداء حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین ص ۸۲ مرتبہ خالد گھرجاکھی)

(۵۲) حافظ محمد ابراھیم میر سیالکوٹی کی تحریر سے جماعت المسلمین

ابن سبا نے جو جماعت تیار کی تھی وہ مصر کوفہ اور بصرہ سے ہزاروں کی تعداد میں حج کے بہانے مدینہ طیبہ میں آکر جمع ہوئی، اور تیس چالیس دن تک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کئے رہی آخر ۱۸ ذی الحجہ کو چند مفسدین نے آپ کو جب کہ آپ قرآن شریف کھول کر تلاوت کر رہے تھے نہایت بے دردی سے قتل کر ڈالا۔ مفسدین کے گھر گھی کے چراغ جلے اور مخلصوں میں گھر گھر ماتم پڑ گیا اور جماعت المسلمین کا شیرازہ بکھر گیا اور امت مرحومہ کا تمام نظام بگڑ گیا۔

(تاریخ اہلحدیث ص ۵۱۔۵۲ مصنفہ حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب)

۵۳ محمد ابراھیم صاحب کی ہی تحریر سے جماعت المسلمین فضیلت:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسا امر
جسے وہ ناپسند جانتا ہے۔ تو چاہئے کہ صبر کرے کیوں کہ ایسا کوئی نہیں
جماعت مسلمین سے ایک بالشت برابر بھی جدا ہوا اور وہ مرجائے مگر جاہلیت
موت مرتا ہے۔
(امام زماں مھدی منتظر اور مجدد دوراں ص ۵ مصنف محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب)

۵۴ جماعت المسلمین سے الگ ہونے والے کی مو جاہلیت کی موت ہے محمد ابراھیم سیالکوٹی کی قلم سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جو اطاعت امیر سے خارج ہوا اور جماعت مسلمین سے
ہو گیا۔ پس وہ مرجائے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے۔
(امام زماں ص ۵ مصنف محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب)

۵۵ جماعت المسلمین سے الگ ہونے والا شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے، محمد ابراہیم سیالکوٹی کی قلم سے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا۔ بیشک شیطان انس
کا بھیڑیا ہے۔ مثل بکری کے بھیڑیے کی، جو اکیلی اور ریوڑ سے دور رہی ہوئی
ریوڑ سے ایک جانب ہٹی ہوئی بکری کو پکڑے جاتا ہے (یعنی اسی طرح شیط
جماعت مسلمین سے الگ رہنے والے انسان کو گمراہی کے پنجے میں گرفتار کرا
ہے۔

(امام زمان ص ۱۱۱ از محمد ابرہیم سیالکوٹی صاحب)

۵۶ محمد صاحب میمن جوناگڑھی ایڈیٹر اخبار محمدی دھلی کی تحریر سے جماعت المسلمین کو نصیحت۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
جمع شدہ بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہ وع
سنایا اے جماعت مسلمین! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ صلہ رحمی کرتے رہو۔ کیونکہ
نیک کام کا ثواب صلہ رحمی کے ثواب سے زیادہ عجلت اور سرعت والا نہیں
(خطبات محمدی ص ۴، جلد اول مؤلف و مرتب محمد صاحب میمن جوناگڑھی ایڈیٹر اخبار محمدی
دھلی)

(۵۷) جماعت المسلمین کو خوشخبری، محمد جوناگڑھی کی تحریر سے

جماعت مسلمین! سنو جنت میں ایسے بازار بھی ہیں جہاں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ اس میں صرف صورتیں ہیں جو مرد و عورت جس صورت کو پسند کرے وہی صورت اس کی ہو جائے گی۔

(خطبات محمدی جلد اول ص ۴۰)

(۵۸) محمد عبدالغفار خیری صاحب کی تحریر سے جماعت المسلمین کی فضیلت۔

سب سے اول یہ سمجھ لیجئے کہ لفظ المسلمین کا یہاں استعمال معنی کے لحاظ سے ہے یعنی تابعدار اطاعت گذار، قومیت کے لحاظ سے نہیں ہے۔ جماعت المسلمین کے معنے ہیں اللہ و رسول کے تابعداروں کی جماعت اس جماعت میں وہی صاحبان شریک ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کے روحانی شعبوں کو قابل اصلاح سمجھتے ہیں اور اصلاح سے قرآن و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب استفادے کے لئے کمربستہ ہیں۔

(منشور جماعت المسلمین ص ۳ مصنف محمد عبدالغفار الخیری صاب)

۵۹ جماعت المسلمین کی فضیلت میں بابائے اہلحدیث عبدالغفار خیری صاحب کی ایک اور تحریر.

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آپ کے ہاتھوں ہی لفظاً و عملاً بطور دین مکمل ہوکر اپنی نعمتوں سے صحابہ کرام کا دامن مراد بھر گیا ارشاد ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

اس تکمیل و اتمام میں قرآن عظیم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے کام کیا ہے۔ ہم اگر اسی دین کو اپنے لئے بھی ضروری مانتے اور سمجھتے ہیں کہ اس دین نے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو اعلیٰ و غالب، باعزت و قوی بنا کر پاکیزہ زندگی کا حامل بنادیا تھا آج بھی ہم کو اسی منصب خلافت پر پہنچا سکتا ہے اور اس منصب اس پاکیزہ باعزت زندگی کی تڑپ بھی ہے تو ہم کو بھی اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع بے چون وچرا کرنی پڑے گی۔ اور اطاعت و اتباع انفرادی اور انتشاری حالت میں نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے ایک نظام کی ضرورت ہوگی اور وہ نظام یہ جماعت المسلمین ہے یعنی ان کی جماعت جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل و اتباع کے لئے کمربستہ ہوں۔

(منشور جماعت المسلمین ص ۴ مصنف بابائے اہلحدیث عبدالغفار خیری صاحب)

(۶۰) جماعت المسلمین کا مسلک عبدالغفار خیری صاحب کے قلم سے۔

جماعت المسلمین کا مسلک قرآن عظیم کے احکام و ہدایت پر بتسلقین و باتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل بغیر تاویل، اور اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانات و تلقینیات پر باقتداء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عمل کرنا ہوگا۔
(منشور جماعت المسلمین ص ۴)

(۶۱) جماعت المسلمین کی تحریک عبدالغفار خیری صاحب کی تحریر سے۔

میں نے اخباروں رسالوں میں، مضامین شائع کرائے۔ تقریریں کیں۔ تبادلۂ خیالات کیے مختلف اداروں کے کارکنوں نے میری آواز کو ان سنا کر دیا۔ آخر مجبور ہو کر میں جماعت المسلمین کی تحریک عوام کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ (منشور جماعت المسلمین ص ۶)

(۶۲) قرآن عظیم میں جماعت المسلمین کے فرائض عبدالغفار خیری صاحب کی تحریر سے۔

قرآن عظیم نے جماعت المسلمین کے حسب ذیل تین فرائض تجویز اور مقرر کیے ہیں!

(۱) يَدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ غیر مسلموں میں اور غیر شرکاء جماعت میں شرکت جماعت کی دعوت۔

(۲) يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ بھلائی کا حکم دینا

(۳) يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ برائی سے منع کرنا!

(منشور جماعت المسلمین ص ۶)

(۶۳) جماعت المسلمین کی فضیلت عبدالغفار خیری صاحب کی تحریر سے

جو جماعت ان فرائض پر عامل ہو ان کے مطابق جماعت کو لیکر چلے وہی فلاح پانے والی ہے۔ مسلمانوں میں ایسی کوئی جماعت ہے تو دکھاؤ۔ میں سب سے پہلے اس میں شریک ہونے کو تیار ہوں۔ خالی خولی نام جماعت اور امیر رکھنے سے جماعت نہیں بن جاتی جب تک فرائض جماعت کے اثرات شرکاء جماعت کی زندگی میں دکھائی نہ دیں۔ پس اگر نہیں ہے تو کمر باندھ کر اٹھو

اور جماعت المسلمین کو جلد سے جلد بنا کر کھڑا کرو تاکہ فلاح یاب ہو۔
(منشور جماعت المسلمین ص ۸۔، مصنف بابائے اہلحدیث عبدالغفار الخیری صاحب)

۶۴ جماعت المسلمین کی بنیاد تین امور پر ہے۔

یاد رکھئے " جماعت المسلمین کی بنیاد تین امور پر ہے سب سے پہلے عقائد اس کے بعد ارکان اربعہ (نماز روزہ زکوۃ وحج) اور پھر اعمال صالح۔
(منشور جماعت المسلمین ص ۱۰)

۶۵ جماعت المسلمین ایک عملی تعلیم و تربیت گاہ ہے عبدالغفار خیری کے قلم سے۔

جماعت المسلمین ایک عملی تعلیم و تربیت گاہ ہے جہاں افراد جماعت کے سامنے " الہدی اور دین الحق " کو پیش کیا جائیگا۔
(منشور جماعت المسلمین ص ۱۲)

۶۶ جماعت المسلمین کو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی قوت و طاقت مدد و نصرت سے سرفراز فرماتا ہے عبدالغفار صاحب کی تحریر سے ۔

اللہ تعالیٰ کے امتحان میں بلحاظ ایمان و اعمال صالح پورے

اترتے ہیں تو اجتماعت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بوچھاڑ ہونے لگتی ہے۔ اس کے کرم کی بارش ہو جاتی ہے، اس کی نصرت شامل حال ہوتی ہے اس کو (یعنی جماعتہ المسلمین کو) اعلیٰ کردیا جاتا ہے غالب کردیا جاتا ہے اور ان افراد جماعت کی زندگی کو پاکیزہ اور باعزت بنا کر اس کے سپرد اپنے دین کی خدمت، نشر و اشاعت، دعوۃ و تبلیغ کا کام اللہ تعالیٰ کردیتا ہے اور اس کام کو اب آگے لیکر چلنے کے لئے اس کو ہر قسم کی قوت و طاقت مدد و نصرت سے سرفراز فرماتا ہے کہ جماعت اہل دنیا کو اپنے نمونہ کو پیش کر کے امن کا پیغام دے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حکومت کے سایہ میں آنے کی دعوت دے کر لانے کی کوشش کرسکے۔ یہ جماعت کی جماعت اللہ تعالیٰ کے کارکنوں میں ہو جاتی ہے اس منصب کو خلافت کہتے ہیں۔

(منشور جماعت المسلمین ۱۳۔۱۲ مصنف بابائے اہلحدیث عبدالغفار الخیری)

(۶۷) جماعت المسلمین کے امیر کو امیر المؤمنین کہا جاتا ہے بابائے اہلحدیث عبدالغفار خیری صاحب کی تحریر سے

اس نظام "جماعت المسلمین" کو جماعت کی صورت میں لانے کے لئے ایک سر دھڑے کی ضرورت ہوتی ہے جس کو عربی زبان میں "امیر" کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے زور و قوت اور غلبہ عطا ہونے کی بنا پر اسکو امیر المؤمنین کہا جاتا ہے اور چونکہ اس کو مؤمنین اپنے اوپر اللہ اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ احکام و ہدایت و تعزیرات شرعی جاری کرنے کے لئے خود انتخاب کرتے ہیں لہذا اس کو خلیفۃ المسلمین بھی کہا جاتا ہے۔

(منشور جماعت المسلمین ص ۱۳ مصنف بابائے اہلحدیث عبدالغفار الخیری صاحب)

(۶۸) عبدالغفار خیری صاحب کی ہی تحریر سے جماعت المسلمین کی فضیلت:۔

اللہ تعالیٰ کی حکومت میں کام کرنے کی اہلیت و صلاحیت جس میں پیدا ہو گئی۔ اس کو ڈگری ملی تو اللہ تعالیٰ کی حکومت میں اس کے ظرف کے مطابق عہدہ بھی ملا۔ اگر چہ وہ تنہا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات کو جہاں تک اس کے امکان میں ہے اپنے اوپر جاری کرتا ہے اور دوسروں کو دعوت دیتا رہتا ہے۔ اور جماعت المسلمین بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمین رکھا (کیوں؟) اس وجہ سے کہ ہم دین کو اللہ کے رسول سے لفظاً و عملاً سیکھیں۔ اور اسی طرح لفظاً و عملاً دوسروں کو سکھانے کے لئے سعی تبلیغ کریں۔

(منشور جماعت المسلمین ص ۱۴۔۱۳)

(۶۹) جماعت المسلمین کی تشکیل اور تعمیر کیلئے کمر باندھ کر کھڑے ہو جائیں. عبدالغفار خیری صاحب کی ہی تحریر سے

پس اگر ہمارے قارئین اس جماعت کو اور جماعت کے کاموں کو جن کی تفصیل دی گئی ہے میری طرح دنیا و آخرت کی فلاح، بہبود اور سر خروئی کے لئے ضروری اور لازمی سمجھتے ہیں اور پاکیزہ زندگی کے خواہشمند ہیں تو جماعت المسلمین کی تشکیل اور تعمیر کے لئے کمر باندھ کر کھڑے ہو جائیں۔

(منشور جماعت المسلمین ص ۱۵۔۱۴ مصنف بابائے اہلحدیث عبدالغفار الخیری)

(۷۰) ابوالوحید عبدالمجید صاحب خادم سوہدری مدیر اہلحدیث مقام اشاعت دفتر اہلحدیث سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کی تحریر سے جو شخص سنت پر عمل نہیں کرے گا وہ جماعت المسلمین سے خارج ہو جائیگا۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قریباً ہر خطبہ میں یہ بلیغ الفاظ فرمایا کرتے اور امت کو شرک اور بدعت سے روکتے اور فرماتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ

کے احکام اور میری سنت کے خلاف عمل کرے گا وہ ہم سے نہ ہوگا اور جماعۃ المسلمین سے خارج ہوجائیگا۔ (سیرت ثنائی ص ۲۳۸ مرتبہ ابوالوحید عبدالمجید صاحب خادم سوہدرھی مدیر اہلحدیث مقام اشاعت دفتر اہلحدیث سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

(۷۱) جو شخص عصبیت کی دعوت دے وہ جماعت المسلمین میں سے نہیں سید ابوالحسن ندوی کی تحریر سے۔

وہ شخص جماعت المسلمین میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی دعوت دے، وہ شخص جماعت المسلمین میں سے نہیں ہے جو کسی عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے، وہ شخص جماعت المسلمین میں سے نہیں ہے جس کی موت عصبیت پر ہو۔

(لسانی و تہذیبی جاہلیت کا المیہ اور اس سے سبق ص ۱۱ مصنف سید ابوالحسن ندوی)

(۷۲) صحابہؓ کرام کی جماعت کا نام جماعت المسلمین تھا صحیفہ اہلحدیث کراچی کی عبارت سے۔

اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے اور اعلانات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حرف بحرف پورے ہوئے۔ کون صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم؟ جو جماعت المسلمین میں شامل ہونے سے قبل دنیا میں سب سے زیادہ

پست اور جاہلیت غرق قوم عرب کے افراد تھے

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۶ یکم ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ)

(۷۳) جماعت المسلمین کی وحدت کو فرقوں کی کثرت میں تبدیل کر کے مسلم قوت کو منتشر کر دیا۔ صحیفہ اہلحدیث کراچی کی عبارت سے

آج مسلمان دنیا میں جس مقام پر ہیں وہ ایسے ہی دماغی افکار پر دین کی بنیاد رکھنے والوں کی بدولت ہی تو ہیں جنہوں نے عام فہم ہدایت الناس "قرآن و حدیث النبی" کی جگہ زمانہ سے متاثر اپنے افکار کو اسلام کے نام پر منوا کر فرقہ بندیوں کی بنیاد قائم کی۔ اور جماعت المسلمین کی وحدت کو فرقوں کی کثرت میں تبدیل کر کے مسلم قوت کو منتشر کر دیا۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۷۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ)

(۷۴) جماعت المسلمین اور ان کے امام کو لازم پکڑ لے صحیفہ اہلحدیث کراچی کی عبارت

بخاری میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے ان جملوں پر توجہ اور غور کرو کہ ان کے دریافت پر جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ " تو جماعت المسلمین اور ان کے امام کو لازم پکڑلے"
اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دریافت کرتے ہیں کہ "اگر نہو جماعت
اور نہ امام تو کیا کروں " ارشاد ہوا کہ (جماعت کے علاوہ جو کچھ ہے فرقہ بندی ہے
لہذا) ان سب فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا اگر چہ اس علیحدگی کی وجہ سے یہ
سب فرقے تمہارا بامیکاٹ کردیں۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۱۷۔ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ)

⑦⑤ جماعت المسلمین اور امامھم سے مراد امامت بالقوت نہیں ہوسکتی۔ صحیفہ اہلحدیث کراچی کی عبارت

اس ساری حدیث کے الفاظ پر غور کرنے سے ایک مسئلہ
اور حل ہوتا ہے اور وہ یہ کہ " جماعت المسلمین " اور " امامھم " سے اس حدیث
میں مراد "امامت بالقوت" نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ شر و فساد کا ہونا " امامۃ بالقوۃ
"کی عدم موجودگی کی خود ہی دلیل ہے۔ اور فرقہ بندیوں کا ثبوت۔ حدیث ہم کو حکم
دے رہی ہے کہ "جب ایسے شر و فساد اور انتشار کی حالت ہو تو جو تابعداروں کی
(مسلموں کی) جماعت ہو اس جماعت میں شریک ہوجانا اور اس کے امام کو اپنا
امام بنالینا۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۱۸۔ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ)

(۷۶) امیر جماعت المسلمین قرآن و حدیث پر لے کر چلتا ہے۔

صحیفہ اہلحدیث کی عبارت۔

یہ حق اللہ تعالیٰ نے مسلموں کو دیا ہے کہ وہ اپنا امیر جماعت یا خلیفۃ المسلمین دونوں کو خود دیکھ بھال کر سوچ سمجھ کر اپنے میں سے زیادہ بہتر مخلص، مومن صاحب اہلیت کو انتخاب کریں۔ تاکہ اس کی اطاعت میں کراہت نہ ہو کہ آئندہ چل کر جماعت میں کمزوری کا باعث ہو۔ "امرھم شوریٰ بینھم" کا یہی مطلب ہے۔ کیوں کہ امیر جماعت المسلمین ان کو قرآن و حدیث پر لے کر چلے گا۔

(صحیفہ اہلحدیث ص ۱۹۔۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ)

(۷۷) صحیفہ اہلحدیث کراچی میں جماعت المسلمین کی ایک اور عبارت

آپ نے میرے تبلیغی ٹریکٹ ۱۔ صراط مستقیم ۲۔ اتباء رسول ۳۔ التوحید ۴۔ قرآن عظیم ۵۔ ہم انقلاب لانا چاہتے ہیں ۶۔ اور منشور جماعت المسلمین مطالعہ فرمائے ہوں گے۔ ان میں عام دعوت ہے کسی کو خطاب نہیں ہے۔ خالی الذہن ہو کر قرآن عظیم کو پڑھئے اور اس کی صاف ستھری روشنی میں مسلمانوں کو دیکھئے اور پھر بتائیے کہ کیا دکھائی دیا۔

(صحیفہ اہلحدیث ص ۱۵ یکم ربیع الاول ۱۳۸۴ھ)

(۷۸) موجودہ فتنے اور ان سے بچاؤ کا طریقہ جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا۔ صحیفہ اہلحدیث کی عبارت۔

موجودہ فتنے اور ان سے بچاؤ کا طریقہ یہ ہے کہ:۔
تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا۔ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا اس وقت کے تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۲۔ ۳۔ ۱۶ صفر ۱۳۹۲ھ)

(۷۹) فتنوں سے بچنے کی واحد ترکیب جماعت المسلمین اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا ہے۔ صحیفہ اہلحدیث کی عبارت۔

اب ایسی صورت میں جب کہ جہنم کے داعیاں گمراہی و ضلالت کی طرف بلا کر لوگوں کو اسلام سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں سے بچنے کی واحد ترکیب یہ بتائی ہے کہ تلزم جماعۃ المسلمین واماھم جماعت المسلمین اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۲۔ ۱۶ صفر ۱۳۹۲ھ)

(۸۰) اگر جماعت المسلمین نہ ہو تو تمام فرقوں سے الگ ہو جاؤ صحیفہ اہلحدیث کی عبارت۔

آخری صورت یعنی جب کہ امام اور جماعت المسلمین کا فقدان ہو، عوام الناس تنظیم جیسی عظیم طاقت کو طاق نسیان میں رکھ چکے ہوں، ہر شخص اپنی اپنی جگہ بڑا بنا ہوا ہو تو اس بد صورت سے نکلنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت کے جملہ گمراہ فرقوں کو چھوڑ کر جنگل بیابان میں نکل جانا۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۴۔ ۱۶ صفر ۱۳۹۲ھ)

(۸۱) جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی تھی صحیفہ اہلحدیث کی عبارت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطروں کو اکھٹا کر کے ایک دریا جماعت المسلمین بنایا جس کی رد کفر اور شرک کی بڑی بڑی بستیاں مادی جنگی قوتیں اور طاقتیں اور پہاڑ نہ روک سکے، اور خس و خاشاک کی طرح بہتے چلے گئے۔

صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۵۔ ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ)

(۸۲) اہلحدیث مذہب کے عالم خواجہ عطاالرحمٰن صاحب کی تحریر جماعت المسلمین کی صداقت میں

محترمی و مکرمی! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

اگر پوری سنجیدگی سے حرکت میں آؤں تو مجھے اپنے آپ
خطرہ پیدا ہوجاتا ہے اس لئے کچھ نرم پالیسی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ اگر مسلمان
کہلوا کر ہیرا پھیری ہوسکتی ہے تو اہلحدیث کہلوا کر بھی یہ سلسلہ اسی طرح چل
سکتا ہے۔ بہت غور و فکر کیا ہے۔ مجھے بہت سے بڑے بڑے لوگ۔ نامی گرا
اہلحدیث ۔ اچھروی ۔ نظر آرہے ہیں رضائے مصطفٰے کی یہ بات کہ سب
دوکانداری ہے۔ درست معلوم ہورہی ہے۔ حضرت الامام حضرت الاسلا
حضرت الامیر کے لفظ کچھ یوں کہتے ہیں کہ ہم تو۔ "تلزم جماعت المسلمین" پر عمل
کرنے سے رہے۔ تم اگر فاعتزل تلک الفرق کلھا پر عمل کرسکتے ہو تو کرلو۔

(اشتہار ۱۴ رمضان ۱۳۸۷ھ مصنف خواجہ عطاالرحمن یاغل خانہ جیل روڈ لاہور)

(۸۳) اہلحدیث کے سب فرقوں کو ختم کر کے جماعت المسلمین کے امیر کی بیعت کی جائے۔ خواجہ عطاالرحمٰن کا چیلنج

(۱) حافظ محمد صاحب گوندلوی۔ امیر جماعت اہلحدیث مغربی پاکستان۔

(۲) محمد اسمٰعیل صاحب سلفی امیر جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان

(۳) حافظ عبدالغفار صاحب سلفی۔ امیر جماعت غرباء اہلحدیث مغربی پاکستان

آپ کی تینوں امارتیں۔ تینوں جماعتیں غیر شرعی غیر اسلامی افتراق اور انتشار کی بنیادوں پر کھڑی ہیں۔

مسلمانوں کی جماعت کا اگر کوئی نام ہوسکتا ہے تو وہ جماعت المسلمین ہے تینوں جماعتوں کو ختم کر دیا جائے۔ ایک جماعت........ جماعت المسلمین قائم کی جائے۔ بیعت کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اگر آپ اس خاکہ اور منصوبہ کو اپنی موجودہ حالت یا کسی اور سوچے سمجھے منصوبہ کے مقابلہ میں غلط یا کمتر سمجھتے ہیں تو پھر آیئے موت کی تمنا کیجیئے میں بھی بوریا بستر لے کر آتا ہوں آپ بھی آیئے ایک کھلے میدان میں تاموت بیٹھیں۔

شرائط۔ کھلا میدان ہوگا۔ مکان اور چھت کوئی نہیں ہوگی وضو یا غسل کے لئے پانی مہیا ہوگا۔ کھانا پینا بند ہوگا۔ کلام کسی سے نہیں کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت یا نیند کرنا ہوگی۔ چاروں کو وہیں مرنا ہوگا۔ اگر تین مرجائیں تو چوتھا وہاں سے اٹھنے کا حقدار ہوگا۔ جب تک کہ جماعت المسلمین اور اس پر امیر مقرر نہ ہوجائے۔ یا تو میدان میں آکر موت کی تمنا کیجیے اور اپنے آپ کو سچا ثابت کیجیے یا اس خاکہ اور منصوبہ کو قبول کیجیے۔ فتمنوا الموت ان کنتم صدقین۔

(اشتہار ۲۳ رمضان ۱۳۸۷ھ مصنف خواجہ عطاالرحمن پاگل خانہ جیل روڈ لاہور)

دیوبندی عقیدہ رکھنے والوں کی کتابوں سے جماعت المسلمین کے دلائل۔

(۸۴) رئیس المفسرین حسین علی اور شیخ القرآن غلام اللہ خان صاحب کی تحریر سے جماعت المسلمین کا ثبوت

قرآن میں کل چھ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۔ توحید ۲۔ رسالت ۳۔ قیامت ۴۔ احکام تخویف اور بشارت باقی دلائل بطور شواہد اور قصص بطور عبرت اور تذکیر بیان کئے گئے ہیں قیامت کا ذکر بسلسلہ تخویف آخروی آئے گا۔ احکام جماعت مسلمین کو ایک نظام کے تحت منظم کرنے کے لئے بیان کئے جائیں گے اور رسالت کا بیان توحید کے لئے ہوگا۔ تو گویا مقصود اصل توحید ہے باقی سب اس کے توابع ہیں۔

(تفسیر جواہر القرآن ص۹ از افادات رئیس المفسرین حسین علی مرتبہ شیخ القرآن غلام اللہ خان صاحب)

(۸۵) مفتی محمد شفیع صاحب کی تحریر سے جماعت المسلمین کی فضیلت

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔ يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ "یعنی جماعت کے سر پر اللہ کا ہاتھ ہے، اور جو شخص جماعت مسلمین سے علیحدہ ہوگا وہ علیحدہ کر کے جہنم میں ڈالا

جائے گا۔

معارف القرآن جلد دوم ص۵۴۷ تصنیف مفتی محمد شفیع صاحب) ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴)

(۸۶) مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی تحریر سے جماعت المسلمین۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اجماع کے حجت ہونے پر سب سے زیادہ صریح ہے کہ:- اللہ میری امت کو کسی گمراہی پر متفق نہیں کرے گا، اور اللہ کا ہاتھ جماعت مسلمین پر ہے اور جو الگ راستہ اختیار کرے گا جہنم کی طرف جائے گا۔

(فقہ میں اجماع کا مقام ص ۲۹ مصنف مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم کراچی۔ ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴)

(۸۷) جماعت المسلمین کی اتباع میں مسلم کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی تحریر سے۔

"الجماعۃ" کے ساتھ رہنے اور اس کے اتباع کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں نقل فرمایا ہے اسے چار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسجد خیف میں خطبۂ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا کہ:۔

تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کی موجودگی میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا ۱۔ عمل میں اللہ کے لئے اخلاص ۲۔ مسلمانوں کی خیر خواہی۔ اور ۳۔ جماعت مسلمین کا اتباع کیوں کہ ان کی دعا، پیچھے سے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(فقہ میں اجماع کا مقام ص ۳۳۔۳۴)

۸۱) جماعت المسلمین کا عقیدہ یا عمل کبھی غلط نہیں ہوسکتا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی تحریر سے۔

معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اعتقاد اور عمل میں جماعت مسلمین کا اتباع کرے گا خیانت اور گمراہی سے محفوظ رہے گا۔ اس حدیث کا حاصل بھی وہی ہے کہ جماعت مسلمین کا متفقہ عقیدہ یا عمل کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔

(فقہ میں اجماع کا مقام ص ۳۴)

(۸۹) جماعت المسلمین سے علیحدگی کی موت جاہلیت کی موت ہے مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی تحریر سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جس شخص نے جماعت مسلمین سے علیحدگی اختیار کی اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(فقہ میں اجماع کا مقام ص ۳۰) مصنف مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مہتمم دار لعلوم کراچی۔ ادارۃ المعارف کراچی ۱۴)

جماعت اسلامی کی کتابوں سے جماعت المسلمین کے دلائل

⑨⓪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جماعت المسلمین مودودی صاحب کی تحریر سے۔

ایک قسم کے منافق وہ تھے جو قطعا اسلام کے منکر تھے اور محض فتنہ برپا کرنے کے لئے جماعت مسلمین میں داخل ہوجاتے تھے۔

(تفہیم القرآن جلد اول ص ۴۸ مصنف ابوالاعلیٰ مودودی)

⑨① صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جماعت المسلمین تھے مودودی کی تحریر سے۔

اس طرح ابتدائی چار مسلمانوں کے ساتھ ان ۱۲۹ کے ملنے سے ان لوگوں کی کل تعداد ۱۳۳ بن جاتی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عام شروع ہونے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر جماعت مسلمین میں شامل ہوچکے تھے۔

(سیرت سرور عالم جلد دوم ص ۱۶۱ تالیف ابوالاعلیٰ مودودی)

بریلوی عقیدہ رکھنے والوں کی کتابوں سے جماعت المسلمین کے دلائل.

(۹۱) جماعت المسلمین سے الگ ہونے والا شیطان کا شکار ہے سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی کی تحریر سے۔

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۵ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا ہے اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔ (رفیع الشان قرآن عظیم ترجمہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی مع تفسیر از صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی ص ۱۰۱ (مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ)

۹۲ جماعت المسلمین سے جدا ہونے والا دوزخی ہے سید نعیم الدین صاحب کی ہی تحریر سے۔

سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۱۵ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے۔

(رفیع الشان قرآن عظیم ص ۱۵۵) تفسیر کنزالایمان۔

۹۳ شیخ عبدالقادر جیلانی کی تحریر سے جماعت المسلمین کی فضیلت:۔

ثَلٰثٌ لَّا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

تین باتوں میں مسلم کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا ۱۔ عمل کا خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا ۲۔ اور صاحبان حکم کو نصیحت کرنا ۳۔ اور جماعت المسلمین کو لازم پکڑنا

(غنیۃ الطالبین مکمل ص ۵۰۶ تصنیف قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ناشر قمر سعید پبلشرز لاہور)

شیعہ مذہب کی کتابوں سے جماعت المسلمین کے دلائل۔

(۹۴) جماعت المسلمین سے الگ ہونے والا اسلام سے خارج امام جعفر صادق کی تحریر سے۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَارَقَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ (اصول کافی باب ۱۰۲)	فرمایا صادق آل محمد نے جو شخص جماعت المسلمین سے ایک بالشت برابر بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال پھینکا۔

(کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اول ص ۵۰۰ باب نمبر ۱۰۲)

(۹۵) جماعت المسلمین میں تفرقہ ڈالنے والا اللہ کے سامنے مجذوم ہو کر آئے گا۔ امام جعفر صادق کی قلم سے۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَارَقَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَنَکَثَ صَفْقَۃَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَی اللّٰہِ اَجْذَمُ (اصول کافی باب ۱۰۲)	فرمایا امام جعفر صادق نے جس شخص نے جماعت المسلمین میں تفرقہ ڈالا اور امام کے معاہدہ کو توڑ دیا تو وہ اللہ کے سامنے جذوم ہو کر آئے گا۔

(۹۴) جماعت المسلمین کے لئے آپ کی وصیتیں امام جعفر صادق کی تحریر ہے۔

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور آخری خطبہ فرمایا۔

قَالَ ذَكَّرَ اللهُ الْوَالِيَ مِنْ بَعْدِي عَلَى أُمَّتِي أَنْ يَرْحَمَ عَلَى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَاجَلَّ كَبِيرَهُمْ وَرَحِمَ ضَعِيفَهُمْ وَوَقَّرَ عَالِمَهُمْ وَلَمْ يَضُرَّهُمْ

ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اس والی کو جو میرے بعد ہوگا۔ کہ وہ کوئی کام نہ کرے بلکہ یہ کہ جماعت المسلمین پر رحم کرے ان کے بڑوں کی عزت کرے کمزوروں پر رحم کرے اور ان کے علماء کو صاحب وقار جانے اور ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

(شیعہ مذہب کی معتبر کتاب اصول کافی جلد اول باب نمبر ۱۰۳ ص ۵۰۲،۵۰۱)

۹۷ جماعت المسلمین کو چھوڑنے والے نے اسلام کو چھوڑ دیا شیعہ مذہب کے معتبر رسالہ وحدت اسلامی کی عبارت۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر وہ شخص جو جماعت المسلمین سے دوری اختیار کرتا ہے وہ اسلام کی رسی کو چھوڑ دیتا ہے۔

(شیعہ مذہب کا معتبر رسالہ وحدت اسلامی ص ۲۱ شمارہ ۲۴ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ)

۹۸ جماعت المسلمین حق پر ہے چاہے تعداد میں تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ وحدت اسلامی کی عبارت سے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت المسلمین کے متعلق فرماتے ہیں کہ (یہ) حق جو اور اہل حق کا گروہ چاہے تعداد میں تھوڑے ہی کیوں نہ ہو۔

(شیعہ مذہب کا معتبر رسالہ وحدت اسلامی ص ۲۱ شمارہ ۲۴ ۱۴۰۷ھ)

۹۹ جماعت المسلمین کی ایک اور دلیل شیعہ مذہب کی تصنیف سے۔

جب امام حسین علیہ السلام مکہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہو رہے تھے تو عمرو بن سعید بن العاص حاکم مکہ کے نمائندے آپ سے کہنے

لگے۔ کیا تمہیں خوف خدا نہیں ہے جو جماعت المسلمین سے الگ ہو رہے ہو اور امت میں تفرقہ پیدا کر رہے ہو؟

(انقلاب کربلا۔ ایک تاریخی جائزہ۔ توحید رسالہ شمارہ ۵۶)

(۱۰۰) جماعت المسلمین سے روگردانی کرنے والے کی غیبت کرنا واجب ہے شیعہ مذہب کی مشہور تصنیف عروۃ الوثقی سے۔

وَمَنْ رَغِبَ عَنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ غِيْبَتِهٖ

(عروۃ الوثقی) معراج مومن ۳۹

اور جو جماعت المسلمین سے روگردانی کرے تو مسلمین پر اس کی غیبت کرنا واجب ہے

(۱۰۱) جماعت المسلمین میں حاضر نہ ہونے والے کے گھر کو جلا دیا جائے شیعہ مذہب کی ہی مشہور تصنیف سے۔

وَاِذَا رَفَعَ اِلَى اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْذَرَهٗ وَ اِنْ حَضَرَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِلَّا اَحْرَقَ عَلَيْهِ بَيْتَهٗ۔

(عروۃ الوثقی معراج مومن ۳۹

(مصنف شیخ علی مدبر)

(جماعت المسلمین میں حاضر نہ ہونے والے کو) امام المسلمین کے پاس لے جایا جائے (امام کو چاہیے) اسے ڈرائے پس اگر وہ جماعت المسلمین کے ساتھ حاضر ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ اس کے گھر کو جلا دیا جائے۔

جماعت المسلمین کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات۔

(۱۴) مومن کا دل بنانے کے لئے جماعت المسلمین میں شمولیت ضروری ہے:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ثَلٰثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالطَّاعَةُ لِذَوِی الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(رواہ الحاکم عن جبیر بن مطعم وسندہ صحیح المستدرک جزاول ص۸۸)

تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کے معاملہ میں مومن کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا (۱) عمل کا خالص اللہ کے لئے کرنا (۲) اپنے امیر کی اطاعت کرنا (۳) اور جماعت المسلمین کو لازم پکڑنا۔

(۱۴) جماعت المسلمین سے الگ ہونا اسلام سے الگ ہونا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

[illegible]

جو شخص جماعت المسلمین سے بالشت برابر بھی علیحدہ ہوا اس نے اسلام کی

(رواہ الطبرانی فی الکبیر جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۰) | رسی کو اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

(۱۹) فتنوں کے دور میں جماعت المسلمین میں شمولیت کا حکم:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ | کیا اس خیر کے بعد پھر شر (فتنے) ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا | ہاں لوگ (اس طرح گمراہی پھیلائیں گے) گویا (کہ وہ) دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہوکر لوگوں کو بلا رہے ہیں، جو ان کی پکار پر لبیک کہے گا وہ اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

صِفْهُمْ لَنَا؟ | کچھ ان کی صفت ہم سے بیان فرما دیجیے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا۔ | وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں باتیں کریں

گے (یعنی بظاہر مسلم ہوں گے اور اسلام
کی باتیں کریں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

فَمَاتَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ

اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو مجھے آپ کس
بات کا حکم دیتے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا:۔

قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَاِمَامَھُمْ

(تم اس وقت) جماعت المسلمین اور
اس کے امیر کو لازم پکڑنا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُمْ جَمَاعَةٌ
وَلَا اِمَامٌ ؟

(اگر اس زمانہ میں) نہ جماعت المسلمین
ہو اور نہ اس کا امیر (تو میں کیا
کروں) ؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ
تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی
كَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی

ایسی حالت میں تم تمام فرقوں سے
علیحدہ ہوجانا خواہ تمہیں درخت کی
جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں حتی کہ
جب تمہیں موت آئے تو اسی حالت